امیر شریعت کانفرنس کی صدائے بازگشت!

عبداللطیف خالد چیمہ

تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت مارچ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار نفوس قدسیہ منصب رسالت (ﷺ) پر قربان ہوگئے، لاہور کے مال روڈ کو شہیدوں کے خون نے تر کر دیا، ان پاک طینت شہیدوں کی لاشوں کو راوی میں بہایا گیا یا پھر چھانگا مانگا میں جلایا گیا، بالآخر لاہوری وقادیانی مرزائی اسمبلی کے فلور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے، اس مہینے میں ہم ہر سال شہداء ۵۳ء کو بطور خاص یاد کرتے ہیں۔ لیکن اس مرتبہ ۹/ مارچ، جمعۃ المبارک کو بعد نمازِ مغرب ایوان اقبال لاہور میں ''امیر شریعت کانفرنس'' کے انعقاد کا اعلان آپ بار بار پڑھ چکے ہیں، امیر شریعت، احرار اور تحفظ ختم نبوت دراصل ایک ہی کام کے مختلف نام ہیں۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مستعار زندگی، قرآن سے محبت، انگریز سے نفرت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھی تھی، اپنی بہترین خداداد صلاحیتوں سے انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں سے برٹش ایمپلائر کا خوف نکال باہر کیا۔ پاکستان بن جانے کے بعد انہوں نے انتخابی سیاست سے علیحدگی اختیار کی اور دفاع پاکستان کے نام سے فقید المثال اجتماع کیا، جس میں فرمایا کہ ''اب ہماری توانائیاں اسلام، پاکستان اور عقیدہ ختم نبوت کے لئے وقف رہیں گی، ہم نیکی کے ہر کام میں حکومت سے تعاون اور برائی کے ہر کام میں مخالفت کریں گے''۔

مارچ ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کی پاداش میں احرار کو خلاف قانون قرار دیا گیا، دفاتر سیل اور رہنما جیلوں میں جھونک دیے گئے، لیکن احرار لحظہ بھر بھی اپنے مؤقف سے پیچھے نہ ہٹے۔ ۱۹۵۸ء میں احرار سے پابندی اٹھی تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سرخ قمیض پہن کر، احرار کا بیج سجا کر، کلہاڑی ہاتھ میں پکڑ کر، ملتان میں بحالیٔ احرار کا اعلان فرمایا، کچھ بزرگوں کو یہ اچھا نہ لگا اور کچھ کے دلوں میں گھر کر گیا۔ شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا عبیداللہ احرار، سید ابوذر بخاری، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، ملک عبدالغفور انوری، مرزا محمد حسن چغتائی، سید عطاء المحسن بخاری، قاری عبدالحی عابد، پیر جی عبدالعلیم رائے پوری، پروفیسر خالد شبیر احمد اور دیگر بزرگوں نے ملک بھر میں احیائے احرار میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔

آج بھی فرزندان امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری مدظلہ اور حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے اپنی تمام تر توانائیاں احرار کے استحکام کے لیے وقف کر رکھی ہیں، اس دوران بہت سے نشیب وفراز بھی آئے، دشمنوں کو تو ہم بھاتے نہیں پر اپنوں نے بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور اس زعم میں مبتلاء ہوگئے، کہ ''احرار'' تو ختم ہوگئی ہے۔

میں کھٹکتا ہوں دلِ ''شیطاں'' میں کانٹے کی طرح

شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہے کہ الحمدللہ احرار نئی صف بندی کر کے پھر سے اپنی ہمت کے مطابق میدان

میں ہیں۔ احرار، شاہ جی کی جماعت ہے۔ انھوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ اس کو خون جگر دیا، شہدائے ختم نبوت کا مقدس خون ہمارا اثاثہ ہے، ہمیں ختم کرنے والوں کی خوش فہمی ختم ہو جانی چاہیے، پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد احرار کا صدقہ جاریہ ہے، ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تمام جماعتیں اور کارکنان ہمارے اپنے ہیں، ہم ان سے جدا نہیں، ۹/مارچ ۲۰۱۸ء کو ایوان اقبال لاہور میں ''امیر شریعت کانفرنس'' دراصل شاہ جی کے کردار کو زندہ کرنے کی سعی کا حصہ ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ۱۰/مارچ، ہفتہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بادشاہی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اور پھر ۱۱/مارچ اتوار کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ایوان اقبال لاہور میں ہی ختم نبوت کانفرنس، دراصل کانفرنسوں کا خوب صورت ''سہ روزہ'' بن گیا ہے، ان تینوں اجتماعات میں شاہ جی کا تذکرہ ہوگا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بات کی جائے گی، تمام مکاتب فکر کی قیادت کا خوب صورت گلدستہ ہوگا، جو شاہ جی کی بصیرت کی عکاسی کرے گا اور فتنۂ ارتداد مرزائیہ کے تار پور بکھیر کر رکھ دے گا، اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رکھیں اور ہم سب کو مل جل کر شاہ جی، ان کی جماعت احرار، اور چراغ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جلائے رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین، یارب العالمین!

قانون توہین رسالت، مسلسل عالمی ایجنڈے کی زد میں!

آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً قانون توہین رسالت اور قانون تحفظ ختم نبوت مسلسل عالمی کفریہ ایجنڈے کی زد میں ہیں اور یہ سب کچھ انسانی حقوق کے تحفظ اور قوانین کی اصلاح کے نام پر کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، ۹/فروری ۲۰۱۸ء کو سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے ہیومن رائٹس میں توہین رسالت سے متعلق مجوزہ ترمیمی بل کا مسودہ پیش کرنے پر حکومت کی اتحادی جماعت جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مفتی عبدالستار (مستونگ، بلوچستان) نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ:

''توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے، اِسے تبدیل کرنے کا قانون قبول نہیں کریں گے، وزیر قانون زاہد حامد کے استعفے کی طرح مزید بحران پیدا ہوگا، توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی گئی تو کوئی نہیں بچے گا، کمیٹی نے خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کا بل ۲۰۱۷ء اتفاق رائے سے منظور کرلیا، کمیٹی کی چیئر پرسن نسرین جلیل نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش پر توہین رسالت ترمیمی بل کو ملتوی کر دیا، سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے ہیومن رائٹس کا اہم اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں ہوا، جس کی صدارت سینیٹر نسرین جلیل نے کی، اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مفتی عبدالستار نے ابتدا میں ہی احتجاج شروع کر دیا، انہوں نے توہین رسالت کے ترمیمی بل کا مسودہ اجلاس میں شامل کرنے پر سخت تنقید کی، پی پی پی کی سینیٹر سحر کامران خان نے مفتی عبدالستار سے سوال کیا کہ پشاور میں مشال خان قتل کیس کی آپ کیا تشریح کرتے ہیں، تو مولانا نے کہا کہ ۲ گواہوں کے بیانات کے بعد توہین رسالت کا مرتکب شخص واجب القتل ہے، ۱۹۷۳ء کے آئین نے توہین رسالت کے مرتکب شخص کی سزا بیان کردی ہے، یہ مرزائیوں کی سازش ہے، حکمران اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، قانون میں تبدیلی تو درکنار اس کا سوچا بھی گیا تو کروڑوں عوام سڑکوں پر آجائیں گے، ملکی نظام جام ہو جائے گا، دھرنوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا، حکمران سازش کررہے ہیں کہ واجب القتل شخص کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کیا جائے، مگر ایسا نہیں ہونے دیں گے، جانوں کا